فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۱۸

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۸ ہجرت ۱۳۴۱ ہش | ۱۸ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۷ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کسی قدر بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ حضور حسب معمول کل سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے تھے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی بابرکت تقریب

نماز عید مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور ایک ایمان افروز خطبہ پڑھا

ربوہ — مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۶۲ء بروز منگل ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب اسلامی شعار کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی۔ حسب پروگرام ساڑھے سات بجے صبح اہل ربوہ نے مسجد مبارک میں جمع ہو کر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی اقتداء میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد مکرم شمس صاحب نے خطبہ دیتے ہوئے فریضۂ حج اور عید الاضحیٰ کی غرض و غایت نیز قربانی کی اہمیت اور اس کے فلسفہ پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ نیز واضح کیا کہ قربانی کی اس غرض و غایت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ اور پھر آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب نے اپنی زندگیوں میں عملاً کس شان سے پورا کر دکھایا۔

خطبہ کے آغاز میں آپ نے یہ واضح کرنے کے بعد کہ حج کی عبادت عاشقانہ عبادت ہے جس میں انسان صحیح معنوں میں دیوانہ وار وصال الٰہی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور اسی غرض کے ماتحت جملہ مناسک حج بجا لاتا ہے۔ آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد قربانی کی جاتی ہے۔ قربانی کے ضمن میں آپ نے قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطبہ الہامیہ کے اقتباسات کی روشنی میں واضح کیا کہ قربانی اپنی ذات میں مقصود نہیں ہوتی۔ بلکہ تصویری زبان میں اس امر کا اقرار ہوتی ہے کہ ہم بھی دین کی راہ میں اپنے نفس کو قربان کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کریں گے۔ دراصل ایک حیوان کی قربانی پیش کرکے تصویری زبان میں یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ اے خدا ہم اسی طرح نفسانی خواہشات۔ جذبات اور میلانات کو جو بمنزلہ حیوان ہیں اور تیرے تک پہنچنے میں سد راہ ہیں قربان کرتے ہیں نفس کی اس باطنی قربانی کے بعد ہم جسمانی طور پر بھی اپنے آپ کو ضرورت پڑنے پر تیرے دین کی خاطر قربان کرتے چلے جائیں گے اور انشاء اللہ تو صادق القول ثابت ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دین کی راہ میں بے نظیر قربانیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم الشان قربانی پر روشنی ڈال کر واضح کیا کہ ان مقدس اور پاکباز انسانوں نے اپنے عمل سے قربانی کی اصل روح اور اس کی حقیقت کو پورا کر دکھایا اور اس طرح وہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے مصداق بنے آخر میں آپ نے قربانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ایک اور اہم بات کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا (باقی ۔۔۔)

مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کا عزم سیرالیون

ربوہ — مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر (نائب وکیل التبشیر) مورخہ ۱۹ مئی بروز ہفتہ بذریعہ چناب ایکسپریس سیرالیون مغربی افریقہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ ۲۰ مئی کو کراچی پہنچیں گے اور انشاء اللہ ۲۳ مئی کو آپ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز آگے روانہ ہوں گے احباب دعا فرمائیں کہ ان کا جانا سلسلہ کے لئے بابرکت ہو

امسال حج بیت اللہ سے مشرف ہونے والے خوش قسمت احمدی احباب

—— (مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) ——

اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج بیت اللہ ایک نہایت اہم رکن ہے اور اگر کسی مسلمان پر حج کرنا اپنی جملہ شرائط کے لحاظ سے لازم آتا ہو، تو اس کی تلافی دوسری خدمات سلسلہ سے نہیں ہوتی۔ جن خوش قسمت احمدی احباب کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ ان کے نام احباب کی معلومات کے لئے درج ذیل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حج قبول فرمائے اور حج کے تمام فوائد سے ان کو متمتع فرمائے آمین

(۱) حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد ربوہ
(۲) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا لاہور
(۳) استانی رضیہ صاحبہ سیالکوٹ
(۴) چوہدری بشیر احمد صاحب ڈپٹی آفیسر کراچی
(۵) کرنل مبارک احمد صاحب واہ کینٹ
(۶) عبد اللطیف صاحب از فجی
(۷) اہلیہ صاحبہ عبد اللطیف صاحب فجی
(۸) محمد عمر خان صاحب ترنگ زئی پشاور
(۹) محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ
(۱۰) خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب آف جموں
(۱۱) SHA. Ejide (A) از لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ
(۱۲) ادریس حق صاحب از .W.A گھانا مغربی افریقہ
(۱۳) الحاج عمر از W.A گھانا "
(۱۴) نور الحسن صاحب بھاگلپوری بھارت

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج کی کانووکیشن و سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب مورخہ ۳ جون ۱۹۶۲ء بوقت ساڑھے دس بجے کالج ہال میں منعقد ہوگی۔ ریہرسل ۲ جون کو ۱/۲ ۵ بجے شام ہو رہی ہے۔ کالج کے تمام امیدوار وقت سے قبل پہنچ جائیں۔ ہڈ اور گاؤن کا انتظام کرنا ان کا اپنا کام ہوگا۔ گو توقع ہے کہ یونیورسٹی ٹیلرز حسب سابق کرایہ پر دینے کے لئے موجود ہوں گے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل ایل۔بی

مسعود احمد ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نہایت اہم تقریر

اپنی زندگیوں کو اسلام اور احمدیت کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بناؤ اور اپنے قلوب میں دین کیلئے حقیقی درد پیدا کرو

جماعت کے علماء، مبلغین، پروفیسروں اور اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے علمی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کریں

فرمودہ ۹ اپریل ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء کے اختتام پر نمائندگان جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے ایک نہایت روح پرور تقریر فرمائی تھی جو ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اب یہ تقریر عینہٖ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا۔
میں جماعت کو

اس امر کی طرف توجہ

دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارا اصل بجٹ بجٹ آمد انسانان ہے۔ ایک بڑھنے والی جماعت اپنے اخراجات کے بجٹ کو کسی صورت میں محدود نہیں کر سکتی۔ بہرحال ہم بیج ڈالیں گے۔ تو کھیتی پیدا ہوگی۔ اور اگر بیج نہیں ڈالیں گے تو کھیتی پیدا نہیں ہوگی۔ اگر آپ لوگ یہ ارادہ کریں گے کہ ہر سال آپ زیادہ سے زیادہ کھیتی بوئیں۔ تو ہر سال آپ کو زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر آپ غلہ پیدا کرنے کی بجائے پہلے غلہ کو کھاتے چلے جائیں۔ تو یقیناً ایک دن آپ کا گھر خالی ہو جائے گا۔ پس

ہمارے بجٹ کے اعداد و شمار

میں زیادہ تعداد ان چیزوں کی ہونی چاہیئے جو آمد بڑھانے والی ہوں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہماری اصل آمد انسان ہیں۔ پس ہمارے زیادہ تر اخراجات ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ جن سے ہماری جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو۔

دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے اندر یہ روح ہونی چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں اپنے اوقات کو صرف کرے

میں سمجھتا ہوں

کہ اس طرف ہماری جماعت کے دوستوں کی بہت ہی کم توجہ ہے۔ میں نے قادیان میں غرباء کے لئے ایک غلہ فنڈ جاری کیا ہوا تھا۔ جس میں سے ہم غرباء کو پانچ ماہ کا غلہ بطور امداد دے دیا کرتے تھے۔ تاکہ سال کے آخری مہینوں میں جب غلہ کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں وہ آسانی سے گزارہ کر سکیں۔ اس فنڈ سے امداد حاصل کرنے کے لئے بعض دفعہ

عجیب عجیب قسم کی درخواستیں

آتی تھیں۔ ایک دفعہ اتفاقاً سات آٹھ درخواستیں ایسے لوگوں کی طرف سے آگئیں جو سارے کے سارے پیشہ ور تھے۔ یعنی یا تو لوہار تھے یا ترکھان اور معمار وغیرہ تھے۔ ہم نے فارم میں ایک خانہ رکھا ہوا تھا۔ جس میں یہ بتانا پڑتا تھا کہ اوسط ماہوار آمدن کتنی ہے۔ انہوں نے اس خانہ میں یہ لکھا ہوا تھا کہ ہماری ماہوار آمد پندرہ روپیہ ہے۔ میں نے سب درخواستوں پر لکھ دیا کہ فوراً حاضر ہو جائیں۔ ہم ان کو تیس روپے کی نوکری دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر شام کو سب کی طرف سے معذرت آگئی کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی۔ ہم نے اپنی آمد غلط لکھ دی تھی۔

یہ ہے تو ایک مذاق کی بات۔ مگر

حقیقت یہ ہے

کہ ہماری جماعت کے بہت سے آدمی آمد پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن کرتے نہیں۔ بیشک ایسے لوگ بھی تھے۔ جنہوں نے اپنی آمد مثلاً دس روپے لکھی ہوئی تھی۔ اور تحقیق پر ثابت ہوا کہ وہ ساٹھ ساٹھ ستر ستر روپے کماتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہماری جماعت کا سینکڑوں آدمی اپنی طاقتیں ضائع کر رہا ہے۔ مثلاً زمیندار ہیں۔ پانچ پانچ دس دس ایکڑ زمین ہوتی ہے مگر گھر کے سارے افراد اس زمین کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ فاقے کرتے ہیں تکلیفیں اٹھاتے ہیں مگر زمین چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے حالانکہ

اصل طریق یہ ہوتا ہے

کہ یا تو کچھ افراد اور پیشے اختیار کر لیں اور زمینداری چھوڑ دیں۔ اور یا پھر وہ زمینداری پر ہی انحصار نہ رکھیں۔ بلکہ ساتھ ساتھ اور کام بھی شروع کر دیں۔ مثلاً سبزی ترکاری بونی شروع کر دیں یا باغ لگا لیں۔ یا پولٹری فارم کھول لیں۔ یا بہتر بچھڑوں کے ریوڑ پال کر آمد بڑھائیں یا بھینسیں رکھ لیں اور ان کا دودھ بیچیں۔ غرض سینکڑوں طریق ہو سکتے ہیں۔ جن سے وہ اپنی آمد بڑھا سکتے ہیں۔ اور درحقیقت انہی طریقوں سے

پانچ سات ایکڑ زمین پر گزارہ

ہو سکتا ہے۔ ورنہ پانچ سات ایکڑ پر ایک خاندان کا پلنا بالکل ناممکن ہوتا ہے۔

دوسرا طریق یہ ہوتا ہے کہ اپنے خاندان میں سے ایک دو کو زمین پر بٹھا دیا جائے اور دوسرے باہر نکل کر محنت مزدوری کریں۔ مگر ہمارے ہاں ایسا نہیں کیا جاتا۔ ہمارے ملک میں تین آدمی ایک آدمی کے کام پر لگے رہتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ دو آدمی اپنی زندگی بیکار ضائع کر دیتے ہیں۔ یورپ میں ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ وہاں گھر کی

آمد بڑھانے کا ایک ذریعہ

اگر ان کے نزدیک ناکافی ہوگا۔ تو وہ فوراً دوسری جگہ جا کر کام شروع کر دیں گے۔ اور اس طرح اپنی حالت کو بہتر بنا لیں گے

پھر مزدوری کے علاوہ پیشہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو نہایت کارآمد ہے۔ ہمارے ملک میں صنعت و حرفت کا میدان بہت وسیع ہے اور اگر ہمارے ملک کے افراد کوشش کریں۔ تو دوسرے ملک سے دوگنی گنا زیادہ ترقی کر سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اس طرف بھی بہت کم توجہ ہے۔

میں سمجھتا ہوں

اگر آپ لوگ تھوڑی سی بھی توجہ کریں تو بعض صنعتوں کو آسانی سے اختیار کر سکتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ہماری طاقت کئی گنا بڑھ سکتی ہے

سکھوں نے ایک دو صنعتوں پر ہی قبضہ کیا ہوا تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ

تعداد میں کم تھے

حکومت برطانیہ کا جب تھا مستریوں کا کام اور ڈرائیوری کا کام سب سکھ کیا کرتے تھے۔ اور ورکشاپوں میں تو ان کی اتنی کثرت تھی۔ کہ اگر وہ ذرا بھی سٹرائک کی دھمکی دے دیتے تو انگریزی حکومت کی جان نکلتی تھی۔ کلکتہ میں تو سکھ ڈرائیوروں کی اتنی کثرت تھی کہ وہاں ڈرائیور کو انگریز بالعموم سکھ ہی کہتا تھا خواہ وہ مذہباً مسلمان ہوتا۔ انگریز چونکہ غیر ملک سے آیا تھا۔ اس نے سب دیکھا کہ ہر ڈرائیور کو دیکھو وہ سکھ کہلاتا ہے۔ تو اس نے سمجھا کہ شاید ڈرائیور کو کہتے ہی سکھ ہیں۔ چنانچہ وہ باہر نکل کر کہتا تھا میرا سکھ کہاں ہے۔ اور

اس کا مطلب یہ ہوتا تھا

کہ میرا ڈرائیور کہاں ہے تو بعض پیشوں میں چھوٹی جماعتیں بھی برتری حاصل کر سکتی ہیں مگر ہمارا زمیندار چار چار پانچ پانچ ایکڑ زمین پر بیٹھا رہتا ہے اور بھوکا مرتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ میں اتنے فاقے کر کے چندہ دیتا ہوں حالانکہ سوال یہ ہے کہ وہ فاقے کر کے کیوں چندہ دیتا ہے جب کہ وہ کما کر

کماکر اس سے زیادہ چندہ دے سکتا ہے پس ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے افراد تجاری معماری اور آہنگری وغیرہ کا کام سیکھیں اور اس طرح اپنی آمد کو بڑھانے اور

سلسلہ کی مالی حالت

کو مضبوط بنانے میں حصہ لیں پھر اگر زمیندارہ کام ہی کرنا ہے تو آپ لوگوں کا فرض ہے کہ محنت سے کام لیں اور دوسروں سے زیادہ فصل پیدا کرنے کی کوشش کریں میں نے ایک دفعہ انگلستان کا ایک واقعہ پڑھا وہاں تین خاندان تین سال تک پانچ ایکڑ زمین پر جو انھوں نے ٹھیکہ پر لی تھی پرورش پاتے رہے اور واپسی پر تینوں خاندانوں کے پاس پانچ پانچ سو پونڈ جمع تھا اب یہ محنت کا ہی نتیجہ تھا کہ پانچ ایکڑ زمین پر تین خاندان ولایت کے طریق پر پرورش پاتے رہے اور پھر پانچ پانچ سو پونڈ نفع بھی لے آئے وہاں کوئی کمیت والا نہیں ہوتا جو بھیڑ بکریاں نہ پالتا ہو یا اس نے مرغیاں نہ رکھی ہوئی ہوں یا اس نے بھینسیں نہ رکھی ہوئی ہوں یا اس نے شہد کی مکھیاں نہ پالی ہوئی ہوں مگر ہمارے ہاں ایسا نہیں کیا جاتا وہاں بھیڑیں رکھیں گے اور اس کی اون سے کپڑے وغیرہ بنالیں گے ہمارے ہاں جو کچھ حاصل کیا جاتا ہے صرف زمین سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے مالی حالت کبھی سدھرنے میں نہیں آتی۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے

ہماری حقیقی آمد انسان ہیں

اور انسان تبلیغ کے ذریعہ ہی ہمارے سلسلہ میں داخل ہوسکتے ہیں مگر باوجود اس کے کہ میں نے بار بار تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے ہماری جماعت کے دوست بہت ہی کم تبلیغ کرتے ہیں اور بعض لوگ جو تبلیغ کرتے ہیں وہ ایسے رنگ میں کرتے ہیں کہ بعض دفعہ سن کر ہنسی آجاتی ہے مثلاً میں کہیں سفر پر جارہا ہوں تو راستہ میں ہمارے احمدی دوست بعض غیر احمدیوں کو بھی اپنے ساتھ لے آئیں گے اور پھر پوچھیں گے زیارت کرلی۔ ! جب وہ کہتا ہے زیارت کرلی تو جھٹ کہتے ہیں اچھا پھر بیعت بھی کرلو۔ ہنسی آتی ہے کہ یہ تبلیغ کیسی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس ذریعہ سے اس محبت کا تو اندازہ ہوجاتا ہے جو کسی احمدی کے دل میں سلسلہ کے متعلق پائی جاتی ہے مگر اسے تبلیغ نہیں کہتے میرے نزدیک ہماری جماعت کے افراد کو

تبلیغ کے طریق سیکھنے چاہئیں

اور ہر فرد میں یہ احساس پیدا کرنا چاہیئے کہ وہ مذہب کا واقف ہو اسی سندھ کے سفر میں چھوا دلمنی کے سٹیشن پر میرے ساتھ جو کچھ گذرا اس کا ایک حصہ اخبار میں شائع ہوچکا ہے اور وہاں کی جماعت کا معذرت نامہ بھی آچکا ہے مگر ان سے جو کچھ فعل سرزد ہوا وہ اس بات کا نتیجہ تھا کہ انھیں مذہب کی پوری واقفیت نہیں تھی چھوا دلمنی میں جب میں اترا تو ہماری جماعت کے بہت سے دوست اپنے اخلاص کی وجہ سے تشریف لائے ہوئے تھے جن میں کئی غیر احمدی بھی تھے اور چالیس پچاس عورتیں بھی تھیں میں اخبار میں شائع کراچکا ہوں اور اس موقعہ پر بھی دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ میں صرف جماعت کے مردوں کا خلیفہ نہیں بلکہ عورتوں کا بھی خلیفہ ہوں اور ان کا بھی حق ہے کہ وہ زیارت کے لئے آئیں۔ مگر چاہیئے کہ پہلے مرد پیچھے ہٹ جایا کریں اور عورتیں سلام کرتی ہوئی گذر جائیں اس کے بعد مرد مصافحہ کیا کریں مگر چونکہ مرد نہ

عورتوں کے حقوق

کا خیال رکھتے ہیں اور نہ انہیں اسلامی تعلیم سے آگاہ کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بعض دفعہ ایسی باتیں کرلیتی ہیں جو شرعاً ناجائز ہوتی ہیں اس کی کچھ وجہ یہ بھی ہے کہ پنجاب اور سندھ کے بعض علاقوں میں پیروں نے معانقہ کا رواج ڈال دیا ہوا ہے اور عورتیں اس کو برا نہیں سمجھتیں بہرحال جب میں اترا اور مردوں سے مصافحہ کرنے لگا تو یکدم عورتیں آگے آگئیں اور انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرنا چاہا میں اپنے ہاتھ کو پیچھے ہٹاتا اور تو وہ اور آگے بڑھتیں یہاں تک کہ انھوں نے میرے ہاتھ کو کھینچنا شروع کردیا آخر میں نے اپنا ہاتھ بغل میں دبا لیا تاکہ وہ اسے کھینچ نہ سکیں مگر اتنے میں چکر کاٹ کر وہ دوسری طرف سے آگئیں اور میرے دوسرے ہاتھ کے ساتھ چمٹ گئیں میں نے جب دیکھا کہ اب میں عورتوں سے اپنا پیچھا نہیں چھڑا سکتا تو بھاگ کر اپنے ڈبہ کے پاس کھڑا ہوگیا اور میں نے کہہ دیا کہ میں کسی سے مصافحہ نہیں کروں گا جب گاڑی چلی تو میں نے اپنی بیوی سے شکوہ کیا کہ

عورتوں کی تربیت

کے لئے لجنہ کیا کررہی ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ تم کچھ بھی کام نہیں کرتیں کہ میں ابھی یہ باتیں کرہی رہا تھا کہ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میری جیب بھاری ہے میں نے ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ میری دونوں جیبوں میں جلیبیاں بھری پڑی ہیں اور ان کے شیرہ سے کوٹ کا برا حال ہے معلوم ہوتا ہے جب وہ کشتی ہوئی تو عورتوں نے یہ دیکھتے ہوئے کہ ہمارے پیر صاحب سفر پہ جارہے ہیں ایسا نہ ہو کہ انھیں ضعف ہوجائے میری جیب میں جلیبیاں ڈالنی شروع کردیں چنانچہ جب میں نے جیبیں خالی کیں تو معلوم ہوا کہ پانچ پانچ چھٹانک جلیبیوں کے اندر پڑے ہوئے تھے اب یہ تبلیغ اور

صحیح تربیت کی کمی

کا ہی نتیجہ ہے ہمارے دوست شوق میں عورتوں کو تو اپنے ساتھ لے آتے ہیں مگر انھیں یہ بتاتے نہیں کہ اسلامی احکام کیا ہیں اس وقت سٹیشن پر مخالف بھی تھے وہ دیکھتے ہوں گے تو کیا کہتے ہوں گے تو ہمیں اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے مبلغین کو چاہیئے کہ وہ بار بار جماعتوں میں جائیں اور اسلامی احکام سے انھیں آگاہ کرتے رہیں میں دوستوں کو یہ بھی بتادینا چاہتا ہوں کہ میں نے اس دفعہ یہ فیصلہ کیا ہے کہ مدرسہ احمدیہ کا رنگ بدل دیا جائے کیونکہ مدرسہ احمدیہ میں سے جو علماء نکل رہے ہیں وہ علماء کہلانے کے مستحق نہیں ہیں چنانچہ

میں نے فیصلہ کیا ہے

کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں بجائے مڈل پاس کے انٹرنس پاس لڑکے لئے جایا کریں جب شروع میں میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ پرائمری پاس کی بجائے مڈل پاس لڑکے مدرسہ احمدیہ میں لئے جائیں تو میر محمد اسحاق صاحب نے یہ کہنا شروع کردیا کہ اس طرح تو کوئی لڑکا نہیں آئیگا میں نے کہا نہ آئے ہم اصول یہی رکھیں گے چنانچہ پہلے سال صرف ایک لڑکا آیا مگر اس کے بعد آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی گئی اسی طرح اب بھی ممکن ہے ایک، دو سال تک انٹرنس پاس لڑکے کم آئیں یا بالکل نہ آئیں مگر ہم نے اب قطعی فیصلہ کرلیا ہے کہ انٹرنس پاس لڑکے ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کئے جائیں گے بجائے اس کے کہ مولوی فاضل پاس کرلینے کے بعد ہم بڈھے طوطوں کو انگریزی پڑھائیں یہی بہتر ہے کہ شروع سے ہم وہی لڑکے لیں جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا ہوا ہو۔ اس طرح صرف دو سال میں وہ مدرسہ احمدیہ پاس کرلیں گے اور اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں چلے جائیں گے جہاں انھیں تبلیغ کے لئے تیار کیا جائیگا۔

میں دوستوں کو یہ بھی بتادینا چاہتا ہوں کہ اس سال سے میں نے

دیہاتی مبلغین کی کلاس

کو اڑا دیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی مدرسہ احمدیہ کی مختلف کلاسز میں پندرہ پندرہ اٹھارہ اٹھارہ لڑکے موجود ہیں اس لئے ہمیں فی الحال اور دیہاتی مبلغین کی ضرورت نہیں مگر اسی طرح لڑکوں کی تعداد جاری رہی تو پھر اس کلاس کو دوبارہ جاری کرنے کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوگا کیونکہ اس طرح ہمیں دیہاتی مبلغین سے زیادہ بہتر علماء دستیاب ہوسکتے ہیں میں نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ پر

جماعت کی علمی ترقی کیلئے

ایک کورس تجویز کیا تھا وہ کورس اتنا پسند کیا گیا تھا کہ کئی غیر احمدیوں کی مجھے چٹھیاں آئیں کہ جب یہ کورس تیار ہوجائے تو ہمیں بھی اس کی کاپیاں بھجوائی جائیں مگر غفلت کا ستیاناس ہو کہ جہاں کالج میں ہمارے بیس پروفیسر ہیں ہائی سکول میں ہمارے ۲۳ اساتذہ ہیں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں ہمارے دس استاد ہیں علماء اور مبلغین کی ایک بڑی بھاری جماعت ہے وہاں ان میں سے کسی نیک بخت کو ایک رسالہ لکھنے کی بھی توفیق نہیں ملی انھیں دس دس گھنٹے اپنے دوستوں کے ساتھ گپیں ہانکنے کے لئے مل جاتے ہیں مگر اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے انھیں کوئی وقت نہیں ملتا یہ اتنی

خطرناک مردنی کی علامت ہے

کہ اس کو دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے جس قوم کے ذمہ دار لوگوں میں اتنا بھی احساس نہیں کہ وہ اپنی قوم کا علمی معیار اونچا کرنے کے لئے چند گھنٹے صرف کرسکیں ان سے اور کیا امید کی جاسکتی ہے پس میں تمام علماء اور مبلغین اور پروفیسروں اور

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ کو جاری کرواکر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کرسکتے ہیں"

(مینیجر الفضل)

اساتذہ اور دوسرے ذمہ دار لوگوں پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ انھوں نے اپنے فرض کو بری طرح کچلا ہے اور احمدیت کا نہایت ہی برا نمونہ پیش کیا ہے اگر میری اس ملامت کے بعد بھی ان کو ہوش آجائے اور وہ یہ سمجھ جائیں کہ وہ جانور نہیں جن کا کام رات دن روٹی کھالینا ہے بلکہ وہ انسان ہیں جن کا کام یہ ہے کہ وہ

اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کریں

تو شائد میری تنبیہ ان کی نجات کا موجب بن جائے چاہیئے تھا کہ وہ راتوں کو جاگتے تا کہ

جماعت کا علمی معیار

اونچا ہو جاتا اور وہ سکیم جس کی اہمیت اور فوائد کا بعض شدید ترین مخالفین نے بھی اعتراف کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جب یہ کتابیں تیار ہو جائیں تو ہمیں بھی دیں اس سکیم کے ماتحت وہ مختلف عنوانات پر کتابیں لکھ کر شائع کرتے مگر اعلان کئے گئے شور مچایا گیا خط لکھے گئے، یاد دہانیاں کرائی گئیں مگر کسی کو یہ موقع نہ ملا کہ وہ خدا کے خوف سے کام لے اور اپنے وقت کو ضائع کرنے کی بجائے اسے جماعت کے لئے اور دین کے لئے خرچ کرے اس کے بعد میں اس دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ کے اجلاس کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان علماء اور کبراء کہلانے والوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے ایمان کو اس دنیا سے سلامت لے جائیں اور اپنی زندگیوں کو دین کی اشاعت کے لئے صرف کریں ہم کفار کو دیکھتے ہیں وہ خدا کے منکر ہیں مگر انھیں دن رات یہی دھن لگی رہتی ہے کہ کسی طرح ایسے کام کر جائیں جن سے دنیا ایک مدتِ دراز تک فائدہ اٹھاتی رہے مگر یہاں آخرت کی امیدیں دلائی جاتی ہیں کہا جاتا ہے کہ انھیں جنت ملے گی

انھیں خدا کا قرب حاصل ہوگا

مگر اس کے باوجود وہ اپنے اوقات کو دین کے لئے خرچ کرنے کو تیار نہیں یہ اندھا پن دعاؤں سے ہی دور ہو سکتا ہے اس کے سوا ہمارے پاس اور کیا ذریعہ ہے پس وہ جو اس کوتاہی کے مرتکب ہوئے ہیں آؤ ہم ان کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نابینا پن کو دور کرے اور ان کی آنکھوں کو کھولے اور ان کی ہمتوں کو بلند کرے اور انھیں صحیح ایمان بخشے اور پھر صحیح ایمان بخش کر اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

میں نے لفظ بڑے سخت استعمال کئے ہیں مگر یہ الفاظ میری اس سوزش کو ظاہر نہیں کرتے میری اس جلن کو ظاہر نہیں کرتے جو تمہاری سستی اور غفلت کو دیکھ کر میرے اندر پیدا ہو رہی ہے کیا چیز ہے جس کی مستقبل میں ہم تم سے امید کر سکتے ہیں بے کار بیٹھے ہوئے وقت ضائع کر رہے ہیں مگر یہ توفیق نہیں ملتی کہ عام طبقہ کی خدمت کے لئے اپنے اوقات خرچ کریں پس آؤ

ہم خدا تعالیٰ سے بھی دعا کریں

کہ وہ اس اندھے پن کو دور کرے ہم کوشش تو کرتے ہیں مگر ہم اپنی کوششوں میں ناکام رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے اپنے گناہ بھی اس میں حائل ہیں اگر ہمارے اندر گناہ نہ ہوتے تو ہماری آواز اتنی صدا بصحرا نہ ہوتی ہماری آواز اتنی بے اثر نہ ہوتی پس سب سے پہلے میں اپنے لئے دعا کرتا ہوں کہ خدا مجھے اس شامتِ اعمال سے بچائے جس کی وجہ سے میں جماعت میں وہ تغیر پیدا نہیں کر سکا جس تغیر کا پیدا کرنا ضروری ہے اور پھر میں آپ لوگوں کے متعلق دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو بھی توفیق دے کہ آپ اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں صرف کریں اور ایسی نسلیں پیدا کریں جن کے دلوں میں حقیقی ایمان اور حقیقی سوزش اور حقیقی درد ہو اور وہ ایسی قربانیاں پیش کریں جن کی مثال یورپ اور امریکہ بھی پیش نہ کر سکا ہو۔"

اس کے بعد حضور نے تمام حاضرین سمیت نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعا فرمائی اور مجلس شوریٰ کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔"

صدقِ جدید "لکھنؤ" میں ایک مطبوعہ مراسلہ کا جواب

(از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

صدق جدید لکھنؤ ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء میں حکیم غلام قادر صاحب ملتانی کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں صاحب مراسلہ نے لکھا ہے

"بندہ نے ساری عمر میں صرف ایک تحریر مرزا صاحب کی ایسی دیکھی جس سے ان کے دعاوی کا تجزیہ تاریخ اور نفسیات کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے"

پھر نور الحق حصہ اول ص۵۱ سے عربی عبارت مع اردو ترجمہ نقل کی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عیسیٰؑ صرف اور نبیوں کی طرح خدا کے ایک نبی ہیں جو حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے خادم تھے وہ موسیٰؑ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ آسمان میں زندہ موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں

دوسرا حوالہ

"اسی کتاب نور الحق حصہ اول ص۱۲۱ پر ایک ہزار لعنت کو منتشر لکھا گیا ہے جو نفسیات کا شاہکار ہے"

اس مراسلہ پر صدق جدید نے یہ نوٹ لکھا ہے:۔

"کہ یہ عبارت مرزا صاحب کی اور بہت سی عبارتوں کی طرح چیستاں سی نظر آئی کوئی صاحب اگر مختصر تشریح کر سکتے ہوں تو خیر طویل بحث و مناظرہ کی گنجائش نکالنے کے لئے قطعاً معذوری ہے"

مدیر صدق جدید میری نظر میں اس لحاظ سے لائق احترام شخصیت ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ میں اپنے خیال کے مطابق کوئی خوبی دیکھتے ہیں تو بعض وقت اپنے اخبار میں اس کا اظہار بلا خوف لومۃ لائم کر دیتے ہیں اس لئے بالکل ممکن ہے کہ بعض امور میں ان کی ہمارے مخالف رائے بھی دیانتدارانہ ہو یہی وجہ ہے کہ انھوں نے مراسلہ نگار کی پیشکردہ عبارت کی مختصر تشریح کر دینے کی بھی ہمیں دعوت دی ہے لیکن میں اس جگہ ذرا تفصیل سے مراسلہ نگار کا جواب دینا چاہتا ہوں اور اس مضمون میں مخالفین سے مراد میری عام متعصب مخالفین ہیں ظاہر ہے کہ مراسلہ نگار نے اس تحریر کی بنا پر جو انھیں ساری عمر میں صرف ایک ہی ملی جو دعویٰ کیا ہے۔ اور دوسرے حوالہ کو جو نفسیات کا شاہکار قرار دیا ہے۔ خود ایک چیستاں ہے

یہ ایک دائمی حقیقت ہے کہ مامور من اللہ کے اقوال کچھ لوگوں کے لئے تو زندگی بخش ثابت ہوتے ہیں جو ان کے ظاہر و باطن کو منور کر دیتے ہیں اور کچھ لوگوں کی نظر میں وہ قابل اعتراض اور لغو اور بیہودہ ہوتے ہیں مثلاً قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اور اس کی انسانی ظاہر و باطن پر بے نظیر روحانی تاثیر کا کون مومن انکار کر سکتا ہے لیکن کفار مکہ نے اسے اضغاثِ احلام پراگندہ خوابیں اور منتشر خیالات کا مجموعہ اور اساطیر الاولین قرار دیا اور اسی قرآن مجید پر متعصب مستشرقین نے صدہا اعتراضات کئے یہاں تک کہ اس کی فصاحت و بلاغت کو بھی محل اعتراض ٹھہرایا اور اپنے زعم میں بہت سی نحوی غلطیاں بھی نکالیں اور اُسے غیر مربوط اور غیر مرتب کلام قرار دیا اور ٹامس کارلائل نے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی تعریف کرنے کے اپنی کتاب ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ میں سیل کے ترجمہ کو بہت حد تک صحیح قرار دیکر قرآن مجید کے متعلق لکھا ہے :۔

"میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ اس سے زیادہ مشقت طلب مطالعہ میں نے کوئی نہیں کیا۔۔۔ یہ اکتا دینے والا، بے ربط، بے جوڑ، لامتناہی تکرار، لغو اور ناقابل برداشت حماقت کا مجموعہ ہے مختصر یہ کہ کوئی یورپین احساس ڈیوٹی کے بغیر قرآن نہیں پڑھ سکتا ہم اس کو اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح مجبوراً سرکاری دستاویزات کو پڑھتے ہیں، اس امید پر کہ اس ناقابل مطالعہ پلندہ میں ہم ایک عجیب و غریب آدمی کی جھلک دیکھ سکیں۔" (ترجمہ از انگریزی عبارت)

اسی طرح حضرت شعیبؑ کے مخالفوں نے انھیں برملا کہدیا :۔

مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ (ھود)

دُاخلہ برائے جامعہ احمدیہؒ

"امسال مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ "آئندہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہو اور بہتر ہوگا کہ مناسب مرحلہ پر طلباء کو مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کرا دیا جائے اگر اس ادارہ میں ایسے طالب علم داخل ہوں جو دنیوی تعلیم مکمل کر چکے ہوں مثلاً بی اے یا ایم اے پاس ہوں اور پھر وہ چار پانچ سال میں دینی علوم سیکھ لیں تو بہترین مربی اور عالم دین بن سکتے ہیں"۔

اس فیصلہ کی تعمیل میں تمام امراء صاحبان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے بھجوائے آجکل نیا تعلیمی سال شروع ہے۔ امراء صاحبان سے خاص طور پر التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں پوری کوشش کر کے جامعہ میں طلباء کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں"۔

(وکیل التعلیم)

۲۷ مئی - یومِ خلافت

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی تقریب منائی جائے گی یہ وہ دن ہے کہ جب جماعت احمدیہ کا قیام خلافت پر اجماع ہوا تھا چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔

یوم خلافت پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات وغیرہ مضامین بیان کئے جاویں اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں اور اس دن کی اہمیت کے پیش نظر انتظام کریں اور رپورٹیں بھجوائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

کہ اے شعیب (بقول ہمارے بعض مخالفین کے) تیری باتوں میں اس درجہ تضاد اور التباس اور ابہام ہے کہ اکثر مباحث بھول بھلیاں اور چیستاں نظر آتے ہیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ تم کہتے کیا ہو۔

چونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ بھی الٰہی مقدسین کی جماعت کے ایک ممتاز فرد ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً آتے رہے۔ اس لئے آپ کا کلام اور آپ کی تحریریں بھی وہی رنگ رکھتی ہیں۔ آپ کے اہل سعادت عقیدتمندوں کے نزدیک آپ کے کلام میں غیر معمولی تاثیر ہے اور ایک ایک فقرہ زندگی بخش ہے۔ اور حضور کے کلام میں خدا نے وہ اثر ڈالا ہے۔ جس نے ہزارہا زنگ آلود اور تاریک دلوں کو منور کر دیا لیکن آپ کی وہی تحریریں مخالفین کے نزدیک قابل اعتراض ہیں۔

مراسلہ نگار نے جو عبارت رسالہ نور الحق سے پیش کی ہے وہ بعض ان علماء کو مخاطب کر کے لکھی گئی ہے۔ جو قرآن مجید سے حضرت عیسیٰ ؑ کو زندہ اور دوسرے سب نبیوں کو مردہ قرار دیتے تھے اور حضرت عیسیٰ ؑ کو حد سے زیادہ بڑھاتے اور انہیں ایسے رنگ میں کلمہ اور روح اللہ قرار دیتے کہ وہ ان باتوں میں منفرد اور لاشریک ہیں۔ آپ ان کے جواب میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ ؑ تو خدا تعالیٰ کے دوسرے نبیوں کی طرح ایک نبی تھے اور حضرت موسیٰ ؑ کی شریعت کے خادم تھے۔ وہ موسیٰ ؑ جن کے متعلق قرآن شریف میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ اس عبارت میں آپ کے حضرت موسیٰ ؑ کی زندگی کا ذکر کرنے سے مقصد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ کی زندگی از روئے قرآن کریم حضرت موسیٰ ؑ کی آسمانی زندگی سے جس کی طرف قرآن کریم میں بھی اشارہ موجود ہے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ حضرت عیسیٰ ؑ کی زندگی کی طرف تو قرآن مجید میں کوئی ایسا اشارہ بھی نہیں پایا جاتا۔

اور وہ آیت قرآنیہ جس میں حضرت موسیٰ ؑ کی زندگی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے آپ رسالہ نور الحق سے اپنی پہلی کتاب حمامۃ البشریٰ میں بہ تفصیل ذکر فرما چکے ہیں اور نور الحق حصہ اوّل میں جہاں سے مراسلہ نگار نے عبارت نقل کی ہے اس کتاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"واما نزول عیسیٰ من السماء
فقد ابنتا بطلانہ فی
کتابنا الحمامۃ"

اور یہ عقیدہ کہ عیسیٰ ؑ آسمان سے نازل ہوں گے تو اس کا باطل ہونا ہم اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں ذکر چکے ہیں اور پھر اس کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔

اور امر زیر بحث سے متعلق "حمامۃ البشریٰ" میں تمام انبیاء کی آسمانی زندگی کے دلائل لکھ کر آپ فرماتے ہیں:۔

"واذا ثبت ان الانبیاء
کلھم احیاء فی السمٰوات
فای خصوصیۃ ثابتۃ
لحیاۃ المسیح أھو یأکل
ویشرب وھم لا یأکلون
ولا یشربون بل حیاۃ
کلیم اللہ ثابت بنص القرآن
الکریم الا تقرأ فی القرآن
ما قال اللہ عز وجل
فلا تکن فی مریۃ من
لقائہ وانت تعلم ان
ھذہ الآیۃ نزلت فی
موسیٰ فھی دلیل صریح
علی حیاۃ موسیٰ علیہ السلام
لانہ لقی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم والاموات لا یلاقون
الاحیاء ولا تجد مثل ھذہ
الآیات فی شأن عیسیٰ
علیہ السلام نعم جاء
ذکر وفاتہ فی مقامات
شتّی فتدبر فان اللہ
یحب المتدبرین"
(حمامۃ البشریٰ ص۳۵)

ترجمہ:۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ تمام انبیاء آسمانوں میں زندہ ہیں تو مسیح کی زندگی کو کونسی زیادہ خصوصیت حاصل ہے کیا وہ کھاتا پیتا ہے اور وہ کھاتے پیتے نہیں؟ بلکہ موسیٰ ؑ کی زندگی تو بنص قرآن کریم ثابت ہے۔ کیا تو قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کا قول فلا تکن فی مریۃ من لقائہ نہیں پڑھتا اور تو جانتا ہے کہ یہ آیت حضرت موسیٰ ؑ کے حق میں نازل ہوئی پس یہ آیت موسیٰ کی زندگی کی صریح دلیل ہے۔ کیونکہ ان کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور مردے زندوں سے نہیں ملتے اور ایسی آیتیں تو قرآن کریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی شان میں نہیں پائے گا۔ البتہ ان کی وفات کا ذکر قرآن مجید کے مختلف مقامات میں پایا جاتا ہے پس غور کر۔ اللہ تعالیٰ تدبر کرنے والوں کو پسند رکھتا ہے۔

حضرت قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے اور امام سیوطی ؒ نے بحوالہ ابن عباس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کیا ہے کہ اس آیت میں موسےٰ ؑ سے آپ کی ملاقات مراد ہے (فتح البیان) نیز دیکھو ابن جریر اور روح المعانی وغیرہ کہ اس آیت میں معراج یا اسراء کی رات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ ؑ سے ملاقات مراد ہے

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان علماء کے خلاف جو قرآن مجید کی آیات سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اور دوسرے نبیوں کو مردہ مانتے ہیں بطور حجت ملزمہ یہ استدلال کیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ ؑ کو جس قسم کی زندگی حاصل ہے وہ دوسرے انبیاء کو بھی حاصل ہے۔ خصوصاً حضرت موسےٰ ؑ کو جن کی زندگی کی طرف آیت فلا تکن فی مریۃ من لقائہ میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ ورنہ آپ موسیٰ ؑ کی جسمانی زندگی کے قائل نہیں جیسا کہ نور الحق ص۲۵ پر فرماتے ہیں۔ "وما من رسول الا توفی وقد خلت من قبل عیسیٰ الرسل" کہ کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں۔ نیز نور الحق ص۱۵ میں مراسلہ نگار کی عبارت کے آگے فرمایا کہ اگر کہو کہ حضرت عیسےٰ ؑ کے لئے آسمان سے نزول کا ذکر پایا جاتا ہے تو آپ نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہم نے حمامۃ البشریٰ میں اس کا باطل ہونا ظاہر کر دیا ہے کہ قرآن مجید میں کہیں ان کے آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہیں پایا جاتا۔

ہزار لعنت کا ذکر

مراسلہ نگار نے دوسرا حوالہ اسی کتاب نور الحق حصہ اوّل کا یہ لکھا ہے کہ ص۱۲۱ پر ایک ہزار لعنت کو منتشر لکھا گیا ہے جو نفسیات کا شاہکار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کتاب نور الحق مرتدین از اسلام پادریوں خصوصاً پادری عماد الدین کے اعتراضات کے رد میں لکھی ہے۔ جو اپنے آپ کو مولوی کہتے تھے اور قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر معترض تھے۔ چنانچہ آپ رسالہ نور الحق کے مقابلہ میں ایسا ہی عربی زبان میں رسالہ لکھنے کا چیلنج دے کر فرماتے ہیں۔ (صرف ترجمہ لکھا جاتا ہے)

"اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب پادری عماد الدین ہے۔ کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت سے انکاری ہے۔ اور اپنی ہر ایک کتاب میں بے حیائی دکھلاتا اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں بلکہ صحیح بھی نہیں ہے اور میں اس میں کوئی بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے"۔

"اور اس کے بعد ہم ہر ایک گستاخ کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے اور ان سب کے نام ہم نے حاشیہ میں لکھ دئے ہیں (یعنی مولوی کرم الدین۔) مولوی نظام الدین۔ مولوی الٰہی بخش۔ مولوی حمید اللہ خان۔ مولوی نور الدین۔ مولوی سید علی۔ مولوی عبد اللہ بیگ۔ مولوی حسام الدین بمبئی۔ مولوی قاضی صفدر علی مولوی عبد الرحمٰن مولوی حسن علی وغیرہ وغیرہ اور ہم ان سب کو مقابلہ کے لئے بلاتے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بنا دیں تو ہماری طرف سے ان کو پانچہزار روپیہ انعام ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور بالمقابل کتاب تالیف کرنے والوں کے لئے ہماری طرف سے تین مہینہ مہلت ہے۔ اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آویں گے پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے ہیں۔"

"اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ انعام اس صورت میں ہے۔ کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہٖ ہمارے اس رسالہ کے مشابہ ہو لائیں اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں لیکن اگر بنانے سے انکار کریں اور لومڑیوں کی طرح پیٹھ دکھلا دیں اور ان مطالب پر قدرت نہ پا سکیں۔ اور نہ توہین قرآن شریف کی عادت کو چھوڑیں۔

"وما امتنعوا من
قدح کتاب اللہ الفرقان
وما تابوا من ان یسموا
انفسھم مولویین وما
ازدجروا عن سب
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم النبیین
وما ازدجروا من قولھم
ان القرآن لیس بفصیح
وما ترکوا سبیل التحقیر
والتوھین فعلیھم
من اللہ الف لعنۃ
فلیقل القوم کلھم
آمین"

"اور کتاب اللہ کی جرح قدح سے باز نہ آویں (اور نہ اپنے آپ کو مولوی کہلانے سے توبہ کریں) اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشنام دہی سے رکیں۔ اور نہ اس بیہودگی سے اپنے تئیں روکیں۔ کہ قرآن فصیح نہیں ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں۔ پس ان پر خدا تعالےٰ کی طرف سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین"

اب فرمائیے کہ اس میں کونسی قابل اعتراض بات ہے۔ آپ نے مرتد مولوی پادریوں کی جہالت ثابت کرنے کے لئے اور یہ کہ وہ عالم نہیں ہیں جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں اور اس لئے

انہیں قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ یہ رسالہ نور الحق عربی زبان میں لکھا اور انہیں بالمقابل ایسا ہی رسالہ لکھنے کے لئے دعوت دی۔ اور پانچ ہزار روپیہ انعام مقرر کر کے انہیں رسالہ لکھنے کیلئے ترغیب دی۔ اور بصورت فرار ایک ہزار لعنت کا مورد ہونے کی ترہیب کی۔ تا انعام کی خاطر نہیں تو لعنت کے ڈر سے ہی رسالہ لکھیں لیکن فرمایا کہ وہ ہرگز مقابلہ پر نہیں آئیں گے کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔

کیا مراسلہ نگار کو اس پر اعتراض ہے کہ اپنے آپ کو مولوی کے لقب سے ملقب کرنیوالے مرتدین از اسلام یا دریوں کو ایک ہزار لعنت کا مشروط مورد کیوں بنایا گیا۔ اگر انہیں اس امر کی تکلیف ہے تو انہیں قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت پر غور کرنا چاہیئے۔

اولٰئک یلعنھم اللّٰہ ویلعنھم اللاعنون کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں اور اسی طرح فرمایا لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

اور ان احادیث پر بھی غور کرنا چاہیئے۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت فرمایا لعنۃ اللّٰہ علی الیھود والنصاریٰ کہ یہود اور عیسائیوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے کیونکہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد یعنی سجدہ گاہ بنایا (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

اور صحیح مسلم میں لعن اللّٰہ الیھود والنصاریٰ ہے۔ اور اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قنت شھرا یلعن رعلا وذکوان وعصیۃ " کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رعل اور ذکوان اور عصیہ قبائل پر پورا ایک مہینہ نماز کے اندر دعائے قنوت میں لعنت کرتے رہے۔

نہ معلوم کتنی ہزار دفعہ آپ نے ان پر ایک ماہ میں لعنت کی ہو گی۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرتدین از اسلام مولوی یا دریوں کو بصورت فرار از مقابلہ ایک ہزار لعنت کا مورد قرار دیا تو وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید سے محبت و عشق کے نتیجہ میں تھا اور لعنت کے لفظ کو پھیلا کر لکھنا یہ نفسیاتی اثر پیدا کرنے کے لئے تھا کہ مخالف غیرت میں آ کر جواب لکھنے پر آمادہ ہوں تا ان کی علمی پردہ دری خوب اچھی طرح ہو جائے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق تھا اس کا اندازہ اس تحریر سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضور انہی دجال پادریوں کے جھوٹے اور ناپاک اعتراضوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام میں بزبان عربی فرماتے ہیں جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک کی شان میں کرتے رہتے ہیں ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا! تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاء عظیم سے نجات بخش۔"

مراسلہ نگار اور اس کے رفقاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دجال مرتدین از اسلام مولوی یا دریوں پر ہزار لعنت کرنے کو نفسیات کا شاہکار کہیں یا کچھ اور۔ بہرحال آپ نے جو کیا۔ اسکی تائید آپ کے آقا و مولا سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور سنت میں موجود ہے ٭

تربیتِ جماعت کا ایک مؤثر طریق ——— ذاتی نیک نمونہ

عہدیداران جماعت کیلئے لمحۂ فکریہ

بالفاظ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کی اغراض میں سے ایک اہم غرض یہ ہے کہ "وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔"

چنانچہ تحریک جدید کے اٹھائیس سالہ دور کی قابل رشک قربانیاں جماعت کے دلی عزم و استقلال کی آئینہ دار ہیں۔ اس قومی امانت کو آئندہ نسل تک بحفاظت پہنچانے کے لئے جس قدر عظیم ذمہ داری موجودہ عہدیداران جماعت پر عائد ہوتی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ مجھے حال ہی میں بعض جماعتوں میں دورہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ جس کے دوران میں یہ تحریک کرتا رہا ہوں کہ اشاعتِ اسلام کے پروگرام میں توسیع کے پیش نظر مخلصین کو اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کرنا چاہیئے۔ حالات اس قدر تیزی سے بدل رہے ہیں کہ اب ایک ایک آنہ اور ایک ایک روپیہ کا اضافہ کفایت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ امر میرے مشاہدہ میں آیا کہ جن جماعت کے عہدیداران نے اس قربانی کے میدان میں پہلے اپنا قدم بڑھا کر دکھایا اس جماعت کے دیگر احباب نے بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں لیکن جس جماعت کے عہدیداران نے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ اس جماعت کے دیگر احباب بھی خاموش رہے ذیل میں میں صرف اُن جماعتوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جن کے عہدیداران اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے دیگر احباب جماعت کے تحریص و ترغیب کا موجب بنے۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

۱۔ جھنگ صدر۔ امسال اس جماعت کا وعدہ تحریک جدید ۲۷۸۷ روپیہ کا تھا۔ اضافہ کی تحریک میں سب سے پہلے مکرم امیر صاحب میاں محمد بشیر احمد نے حصہ لیتے ہوئے اپنے وعدہ میں بیس فی صدی اضافہ کر کے اسے ۳۲۹ روپیہ سے ۳۹۵ روپیہ کر دیا مقامی مجلس کے قائد مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب نے اپنے وعدہ میں ۱۵/۸ روپیہ اضافہ کر کے اسے -/۳۴ روپیہ تک کر دیا۔

چنانچہ ان نیک نمونوں کے پیش نظر مجموعی طور پر جماعت کے وعدوں میں -/۲۷۳ روپے کا اضافہ ہو گیا ہے

۲۔ چنیوٹ:۔ امسال اس جماعت کی طرف سے -/۵۷۶ روپے کے وعدے موصول ہوئے۔ اضافہ کی تحریک پر سب سے پہلے مکرم عبد السلام صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے لبیک کہا اور اپنے وعدہ میں اضافہ -/۵ روپے کا اضافہ فرمایا۔ بعدہٗ مکرم مبشر احمد صاحب قائد مجلس نے ۵۔۱۳ روپے کا اضافہ فرمایا۔ دفعتہ مجموعی اضافہ -/۳۱۶ روپے تک پہنچ گیا۔ اور اب اس جماعت کا وعدہ -/۸۹۲ روپے ہو گیا ہے۔

(۳) لائل پور۔ اس جماعت کا وعدہ امسال -/۹۱۵۴ روپے کا تھا اضافہ کی تحریک پر مکرم امیر صاحب شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے اپنے وعدہ بقدر -/۱۰۰ روپیہ کو -/۱۵۰ روپیہ تک بڑھا دیا اور اسی طرح قائد مجلس حاجی شیخ عبداللطیف نے اپنے وعدہ بقدر -/۶۰ روپیہ کو بڑھا کر -/۷۵ روپیہ کر دیا۔ مجموعی طور پر جماعت کے وعدوں میں قریباً -/۴۰۰ روپے کا اضافہ ہو گیا۔

پس اگر عہدیداران جماعت احباب جماعت میں ایثار و قربانی کا جذبہ تیز سے تیز کرنا چاہتے ہیں۔ تو سب سے پہلے انہیں اپنا نیک نمونہ دکھانا چاہیئے۔ مجھے امید ہے۔ جملہ جماعتوں کے عہدیداران کرام اس مؤثر اور مفید طریق کو اپنے اپنے دائرہ میں بروئے کار لا کر سلسلہ کی بہترین خدمت سر انجام دینے کا شرف حاصل کریں گے۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وجعلنا منھم

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی شفیق احمد خاں کی ایک ٹانگ کمزور ہے اور اس پر بجلی لگوائی جا رہی ہے۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ٹانگ ٹھیک کر دے۔

(خاکسار عبدالغفور احسان متعلم سال اوّل ایف۔ایس۔سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسّی صفحہ کا رسالہ کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

وصولی چندہ وقفِ جدید ـ سال پنجم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے چندہ ارسال فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے اور خدمتِ دین کا بڑھ چڑھ کر موقع عطا فرماوے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ زمان علی صاحب سمندری ضلع لائل پور -/۱۲
مستری محمد اسلم صاحب " " -/۶
مکرم غلام محمد صاحب ملتانی معلم وقف جدید رحیم آباد -/۷
کیپٹن ملک خادم حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ -/۶
محمود احمد صاحب کوہاٹ (بلاتفصیل) -/۱۲
غلام قاسم صاحب چک ۱۱۶ ضلع بہاولنگر (بلاتفصیل) ۶/۱۲
عطاء الرحمٰن صاحب نرائن گنج مشرقی پاکستان -/۹
مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب پریذیڈنٹ عارف والہ (بلاتفصیل) -/۱۲ ۵۰/۴۵
حکیم فضل محمد صاحب پبی ضلع پشاور -/۸
ڈاکٹر عزیز الدین صاحب " " -/۶
عبدالسلام صاحب بنوں شہر -/۷
دوست محمد صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ " -/۸
حکیم فضل دین صاحب ترگڑھی ضلع گوجرانوالہ -/۶
چوہدری عبدالحق صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا ۶/۷۵
" نبی احمد صاحب " " " -/۱۲
میاں اللہ بخش صاحب کوٹ فتح خاں ضلع کیمبلپور -/۶
مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ساجد ضلع سانگھڑ ۱۲/۵۰
بی بی صاحبہ بیوہ حاکم علی صاحب مرحوم شادیوال ضلع گجرات -/۶
عبدالرشید صاحب چک نمبر ۵۱ ضلع تھرپارکر -/۶
جماعت احمدیہ کراچی شہر ۲۴/۵۰ ۱۱۴/۵۰
شیخ بشارت احمد صاحب منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات -/۶
مکرم صوبیدار میجر عبدالقادر چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد ضلع لائلپور ۷/۵۰
مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ " " ۷/۵۰
طلباء سکول ایم بی فیکٹری ایریا ربوہ بذریعہ میاں لطیف احمد صاحب -/۱۰
اثر الدین احمد صاحب نرائن گنج مشرقی پاکستان ۶/۲۵
کرامت علی صاحب " " " -/۷
ناصر احمد صاحب " " " -/۶
ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب " " " -/۶
ابوالحسن صاحب " " " -/۶
بشیر احمد صاحب " " " -/۶
قاضی امان اللہ صاحب " " -/۶
اہلیہ صاحبہ عبدالکریم صاحب کنجاہ ضلع گجرات -/۹

والدہ صاحبہ عبدالکریم صاحب کنجاہ ضلع گجرات -/۹
مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب سیکرٹری مال انور آباد (بلاتفصیل) ۱۳/۵۰
نیک محمد صاحب سیکرٹری مال چک ۱۸۲ گ ب ضلع لائلپور (بلاتفصیل) -/۳۶
چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ -/۶
ملک عزیز احمد صاحب خانپور ضلع جہلم -/۶
شیر علی صاحب عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ -/۶
چوہدری غلام محمد صاحب بہاولنگر شہر -/۴
شیخ محمود احمد صاحب " " ۷/۲۵
مولوی عبدالمجید صاحب کرونڈی ضلع خیرپور ۶/۷۵
مکرم محمد اسلم صاحب کھوکھر کھوکھر بھٹی ضلع سیالکوٹ -/۶
" محمد حسین صاحب سیکرٹری مال تاروا ضلع کومیلا (بلاتفصیل) ۲۳/۴۵
" عبدالغنی شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ -/۴۶
چوہدری احمد دین صاحب چک نمبر ۴۳ ضلع لائلپور -/۶
" دین محمد صاحب " " " -/۶
" مبارک علی صاحب چک ۳۳۴ ج ب دھیر کے ۶/۰۶
مولوی محمد ابراہیم صاحب ولد امام الدین صاحب " -/۶
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ " " " -/۶
چوہدری صوبے خاں صاحب " " ۷/۵۰
نور محمد صاحب چک ۲۹۵ ضلع لائلپور -/۶
صوبیدار نور محمد صاحب ملک سیکرٹری مال سانگھڑ (بلاتفصیل) -/۱۹ -/۶
جمعدار علی محمد صاحب کوئٹہ ۶/۵۰
خانصاحب محمد عیسیٰ خاں صاحب کوئٹہ -/۷
سعیدہ حفیظہ صاحبہ " -/۶
مستری محمد صدیق صاحب " -/۶
مکرمہ خواجہ عمر فاروق صاحب ایبٹ آباد -/۸
مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس بنت شیخ عبدالغفور صاحب ایبٹ آباد ۶/۷۲
مکرم ماسٹر حاکم علی صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۶/۳۱
اہلیہ صاحبہ " " " ۶/۳۱
بچگان " " " ۶/۳۱
زاہدہ خاتون صاحبہ بنت " " ۶/۰۶
اہلیہ شیخ رحیم بخش صاحب " " -/۶
میاں دین محمد صاحب بٹالوی " " -/۶
محمد صدیق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازیخاں ۶/۵۰
مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب قصور -/۱۰۰

انصار اللہ کی ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کا طریق یہ ہے کہ سال کے شروع ہی میں سارے سال کا پروگرام "مجالس انصار اللہ کے لئے ہدایات" کے زیرعنوان چھپوا کر مجالس کو بھجوا دیا جاتا ہے۔ زعماء / زعماء اعلیٰ سارا سال اس پروگرام کو سامنے رکھکر کام کرتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی حسب دستور مجالس کو مطبوعہ پروگرام ارسال کیا جا چکا ہے۔ تمام مجالس کے عہدیداروں سے گزارش ہے کہ وہ ازراہ کرم اس پروگرام کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور کوشش کریں کہ سال کے ختم ہونے سے قبل اس پروگرام کی ہر شق پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی گزارش ہے کہ مرکز کو اپنی مساعی سے باخبر رکھنا ازبس ضروری ہے اس لئے ازراہ نوازش ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں بھجوا دی جایا کرے۔ اب تک جن مجالس نے ماہ اپریل کی رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائی وہ براہ کرم جلد مرکز میں رپورٹ بھجوا دیں جزاکم اللہ۔

یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ علَم انعامی کا فیصلہ کرتے وقت انہیں رپورٹوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کی دوسری سہ ماہی کا امتحان

تمام اراکین انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام قرآن مجید کے چوتھے پارہ کے نصف دوم کے ترجمہ کا امتحان مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا۔ تمام اراکین ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

زعماء / زعماء اعلیٰ اصحاب ازراہ کرم وقتاً فوقتاً امتحان کی تحریک کرتے رہیں۔ اور امتحان کی تیاری منتظم طور پر کرائیں۔ اور جو دوست اس امتحان میں شریک ہو رہے ہیں ان کے اسماء سے مرکز میں اطلاع دی جائے تاکہ اس تعداد میں پرچہ سوالات روانہ کئے جا سکیں۔ جزاکم اللہ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کے وعدوں میں اضافہ

مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید لاہور نے اطلاع دی ہے کہ کرشن نگر کے مندرجہ ذیل دوستوں نے تحریک جدید کے کاموں میں توسیع کے پیش نظر اپنے وعدہ تحریک جدید میں مزید اضافہ کیا ہے۔

نمبر شمار	نام	وعدہ	اضافہ
۱	مکرم عبدالحمید صاحب	-/۱۲۵	-/۷۵
۲	" ملک عبداللطیف صاحب سنکوہی	-/۳۱۷	-/۵۰
۳	" بشیر احمد صاحب خادم	-/۱۲	-/۶
۴	" شیخ عبید اللہ صاحب	-/۱۸	-/۱۲
۵	" نیک محمد خالد صاحب	-/۱۰	-/۵
۶	" چوہدری رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ	-/۲۵	-/۵
۷	" " محمد ابراہیم صاحب	-/۲۸	-/۷

بعض دیگر احباب نے بھی اپنے سابقہ وعدہ پر تھوڑا تھوڑا اضافہ کیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ قارئین کرام سے ان احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

باقی جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کی تحریک مناسب طریق سے چلائیں اور دنیا میں زیادہ سے زیادہ اشاعت اسلام کا سبب بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

دوستوں کے بار بار اصرار پر حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی معرکۃ الآراء تقریر "زندہ کتاب اور زندہ رسول" کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے۔ بعض جماعتوں نے اپنی کاپیاں ریزرو کروا لی ہیں جن جماعتوں نے ابھی تک کاپیاں ریزرو نہیں کرائیں وہ اپنی تعداد سے جلد مطلع کریں۔ اسی طرح جو دوست فرداً فرداً خریدنا چاہیں وہ بھی مطلع کریں۔ یہ کتاب صرف اتنی تعداد میں شائع کی جائے گی جس قدر کہ ہمارے پاس احباب جماعت کا آرڈر آئے گا۔ بعد میں یہ نایاب کتاب نہیں مل سکے گی۔ لہٰذا احباب اس موقع سے فائدہ اٹھائیں مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ معرفت مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث ۲۸ مئی تک ملتوی ہو گئی

اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل نمائندے مسٹر چھاگلہ کو تبدیل کیا جا رہا ہے

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۷ مئی۔ حفاظتی کونسل نے کل ایک بھارتی مطالبہ کے جواب میں مسئلہ کشمیر پر بحث پھر ملتوی کر دی۔ کونسل کے فیصلے کے مطابق اب اس مسئلہ پر بحث ۲۸ مئی پیر کے روز تین بجے سہ پہر ہوگی۔ کل جب کونسل کے اجلاس میں گھانا کے نمائندے نے بحث کے التواء کی تحریک پیش کی تو وہ منظور ہو گئی۔ یاد رہے گھانا حفاظتی کونسل کا باضابطہ رکن ہے جبکہ پاکستان کو اس کی رکنیت حاصل نہیں ہے۔ اس لحاظ سے وہاں گھانا کی خواہشات کو فوقیت حاصل ہے۔

باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق بھارت نے کونسل کے صدر سے وعدہ کیا ہے کہ وہ کشمیر کے سوال پر ہونے والی بحث میں شریک ہوگا اگرچہ یہ ابھی معلوم نہیں ہے کہ بحث میں بھارت کی نمائندگی کون کرے گا۔ دریں اثنا اقوام متحدہ میں بھارت کے مندوب اعلےٰ مسٹر چھاگلہ کو تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ان کی جگہ مسٹر چکرورتی مقرر ہوں گے۔

روس کی جانب سے بھارت میں میزائل اور راکٹ سازی کا کارخانہ قائم کرنے کی پیشکش

بھارت آواز سے زیادہ رفتار کے ساتھ پرواز کرنیوالے روسی طیاروں کے دو سکواڈرن خریدیگا

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ یہاں ایک سفارتی ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بھارت، روس کی جانب سے بھارت میں راکٹ اور میزائل تیار کرنے کا ایک کارخانہ قائم کرنے کی پیشکش پر غور کر رہی ہے قبل ازیں کچھ خبروں میں بتایا گیا تھا کہ بھارت روس سے آواز سے زیادہ رفتار سے پرواز کرنے والے طیاروں کے دو سکواڈرن خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے ایک روسی کارخانے نے حکومت بھارت کو اس امر کی پیشکش بھی کی ہے کہ وہ روسی لائسنس کے تحت ان طیاروں کو بھارت میں تیار کر سکتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں ایک بھارتی مشن طیاروں کی خریداری کے سلسلہ میں ماسکو میں ہے۔ روس بھارت میں جو کارخانہ قائم کرنا چاہتا ہے وہ ۱۹۶۴ء کے آخر تک کام شروع کر دے گا۔ اس سلسلہ میں بھارت میں امریکی سفیر بھارتی حکومت کو خبردار کر چکے ہیں کہ اگر اس نے روسی پیشکش قبول کر لی تو پھر بھارت کے لئے امریکہ سے مزید قرضہ کی درخواست پیش کرنا بہت مشکل ہوگا۔ برطانیہ کو اس بات سے تشویش ہے کہ بھارت کے اس اقدام سے بھارت میں برطانوی مفادات پر خراب اثر پڑے گا۔ سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارت اور روس میں مذاکرات اس قدر آگے بڑھ چکے ہیں کہ اب بھارت قدم پیچھے ہٹانا ایک امر دشوار ہوگا۔

بھارت کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے ان خبروں پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ بھارت روس سے لڑاکا طیارے خریدیگا ایک امریکی اخباری نمائندہ نے جب اصرار کیا کہ وہ اس کی تصدیق یا تردید کریں تو مسٹر کرشنا مینن نے کہا بھارت ایک آزاد ملک ہے اسے جہاں سے ہمارا جی چاہے ہمیں اسلحہ خریدنے کا اختیار ہے۔

ربوہ میں عید الاضحی کی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

جس عظیم الشان قربانی کی یاد میں یہ عید منائی جاتی ہے وہ قربانی ایسی ہے کہ جس میں بیک وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تینوں شامل تھے۔ سو گویا وہ قربانی مردوں اور عورتوں۔ بوڑھوں جوانوں اور بچوں کی طرف سے تھی۔ سب اس میں برابر کے شریک تھے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب بھی دین کی سربلندی کے لئے قربانیوں کی ضرورت پیش آئے تو صرف چند افراد کا قربانی کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ مرد عورتیں بچے بوڑھے اور جوان سب مقدور بھر قربانیاں پیش کرنے میں مصروف ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا دنیا میں احمدیت اسی غرض کے لئے قائم کی گئی ہے کہ تا دنیا میں اسلام کا احیاء ہو اور حجت اور برہان کی رو سے وہ ساری دنیا پر غالب آئے۔ لہٰذا احیاء اسلام اور غلبۂ اسلام کا یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ایک ایک فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا ادھیڑ عمر کا ہو یا جوان اپنے اپنے حصہ کی قربانی پیش کرے اور اس وقت تک پیش کرتا چلا جائے جب تک کہ یہ عظیم الشان مقصد حاصل نہ ہو جائے

خطبہ کے دوران آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے متعدد حوالے پیش کر کے قربانی کی اہمیت اور اس کے فلسفہ کو نہایت عمدگی اور خوبی سے واضح کیا جو احباب کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔

خطبہ کے بعد آپ نے دنیا میں اسلام کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی +

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

چین نے بھارت سے اپنا سفیر واپس بلا لیا

نئی دہلی ۱۷ مئی کمیونسٹ چین نے کل نئی دہلی سے اپنا سفیر واپس بلا لیا اور ساتھ ہی اعلان کیا کہ چینی سفیر اس وقت تک واپس بھارت نہیں جائے گا جب تک کہ بھارت پیکنگ میں اپنے سفیر کو واپس نہیں بھیجے گا۔ بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ کے بعد گزشتہ سال جون میں چین میں بھارتی سفیر کو واپس بلا لیا گیا تھا۔ خیال ہے کہ چین نے اپنا سفیر واپس بلانے کا فیصلہ یہ خبریں موصول ہونے کے بعد کیا کہ چین میں بھارت کے سفیر مسٹر پارتھا سارتھی کو کینیڈا میں بھارت کا نیا ہائی کمشنر مقرر کیا جا رہا ہے اس وقت پیکنگ میں بھارت کی نمائندگی ایک ناظم الامور کر رہا ہے۔ نئی دہلی کے باخبر حلقوں کے مطابق وزیر اعظم پنڈت نہرو فی الحال پیکنگ میں اپنا کوئی سفیر مقرر کرنا نہیں چاہتے +

مکتبہ تیسیرنا القرآن کی مطبوعات

قرآن کریم بڑا سائز مجلد (مصری) ہدیہ ۶/۰
قاعدہ یسرنا القرآن ہدیہ ۱۰/
نماز مترجم عکسی ہدیہ ۴/
تاجر احباب کو خاص رعایت
مکتبہ تیسیرنا القرآن ربوہ

[illegible]

یونٹ کلیم یونٹ
کی
خرید و فروخت کیلئے
منشر پراپرٹی ڈیلرز
سیالکوٹ شہر کی
خدمات حاصل کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرحت علی جیولرز
۳۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
فون نمبر ۲۶۲۲۳

ہمدرد دنسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے